عرض داشت

بخدمت محترم المقام جناب احسن اقبال صاحب حفظکم اللہ تعالیٰ

وفاقی وزیر داخلہ حکومت پاکستان

منجانب: وفاق المدارس العربیہ پاکستان

قائدین ''وفاق المدارس'' آنجناب کے شکرگزار وممنون ہیں کہ آپ نے اپنی منصبی ذمہ داریوں اور بے پناہ مصروفیات کے باوجود باہمی ملاقات وبات چیت اور دینی مدارس کے مسائل ومطالبات اور مؤقف سے آگاہی کے لیے وقت عنایت فرمایا۔

''وفاق المدارس العربیہ پاکستان'' (قائم شدہ 1959ء) مُلک کے بیس ہزار (20,000) مدارس وجامعات پر مشتمل سب سے بڑا اقدیمی، تعلیمی، انتظامی اور امتحانی بورڈ ہے۔ اس سے ملحق مدارس میں تقریباً پچیس لاکھ (25,00,000) طلبہ وطالبات زیرِ تعلیم ہیں بیرون مُلک کے بعض مدارس بھی ''وفاق المدارس'' سے وابستہ ہیں۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے مُلک میں قائم دینی مدارس کو اتحاد کی لڑی میں پرونے، اُن کے تعلیمی، نصابی اور امتحانی نظام کو مستحکم کرنے اور دینی اقدار وروایات کے تحفظ کے لیے قابلِ قدر خدمات انجام دی ہیں، جن کا سرکاری اور غیر سرکاری سطح پر کئی مرتبہ اعتراف کیا گیا ہے، نیز یہ کہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے ملحق جملہ مدارس وجامعات آئین وقانون پر یقین رکھتے ہیں اور پاکستان کی محبت کے جذبے سے سرشار ہیں۔

مدارس دینیہ قیام پاکستان سے تعلیمی وتدریسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں جن کی اہمیت وافادیت مسلمہ ہے۔ ان مدارس نے کسی بھی دور میں کسی بھی مرحلہ پر دہشت گردی، فرقہ واریت یا امن عامہ میں خلل ڈالنے کی کاروائیوں کی حمایت نہیں کی۔ بلکہ ان مدارس نے ہمیشہ داخلی سلامتی برقرار رکھنے میں حکومت کا ساتھ دیا ہے۔

(1) <u>غیر مُلکی طلبہ کے لیے تعلیمی ویزا اور سہولیات</u>

جس طرح عصری تعلیم کے حصول کیلئے پاکستانی طلباء امریکہ ویورپ کے ممالک میں جاتے ہیں اسی طرح

الحمدللہ! مملکت خداداد پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے یہ اعزاز بخشا ہے کہ دوسرے ممالک سے طلباء دینی علوم حاصل کرنے کیلئے پاکستان کا رُخ کرتے ہیں۔ ایک عرصہ سے بیرونی ممالک سے طلباء پاکستان آتے رہے جس سے پاکستانی مدارس کا فیض پوری دنیا میں پھیلتا رہا لیکن جنرل پرویز مشرف صاحب کے دور حکومت میں غیر ملکی طلباء کرام کی پاکستانی مدارس میں تعلیم پر پابندی لگا دی گئی۔ اس سلسلہ میں ہمارے حکومت پاکستان اور وزارت داخلہ سے کئی بار مذاکرات ہوئے جن میں غیر ملکی طلباء کرام کے داخلہ، اجزاء ویزا کے حوالے سے طریقہ کار پر اتفاق بھی ہوا، لیکن یہ تمام معاملات تا حال زیر التوا ہیں۔ اس سلسلہ میں حسب ذیل گزارشات ہیں۔

1 بیرون ملک سے داخلے کے خواہشمند طلباء (نیا داخلہ):

ایسے غیر ملکی طلبہ جو دینی تعلیم کے لیے پاکستانی مدارس میں داخلہ کے خواہشمند ہیں اُن کے لیے تعلیمی ویزا کو سہل اور قابل عمل بنانے کی ضرورت ہے تا کہ یہ طلبہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں پاکستان آئیں اور تعلیم سے فراغت کے بعد پاکستان کیلئے نیک، خیر خواہانہ اور احسان مندی کے جذبات لے کر جائیں اور اپنے اپنے ملکوں میں پاکستان کے بہترین سفیر ثابت ہوں، اس وقت پاکستانی مدارس میں غیر ملکی طلبہ کے داخلہ کا طریقہ کار بہت پیچیدہ اور دشوار ہے۔ اس لیے پاکستان کی بجائے دوسرے ممالک کا رُخ کرتے ہیں جو ہمارے لیے باعثِ تأسف ہے اس سلسلہ میں تمام پاکستانی سفارتخانوں کو ہدایت کی جائے کہ وہ تعلیمی ویزا کے خواہش مند طلبہ سے ہر ممکن تعاون کریں اور ویزے کے حصول کو سہل تر اور تیز تر بنائیں۔

2۔ دینی مدارس میں پہلے سے داخل طلباء:

ایسے طلباء کی تعداد اگر چہ فی الحال انتہائی کم ہے لیکن ان کو تعلیمی ویزا کی توسیع میں کافی مسائل و دشواری کا سامنا ہوتا ہے۔ اس لئے تعلیمی ویزوں کی توسیع میں آسانی کی جائے۔

3۔ جنس ویزا میں تبدیلی:

بعض غیر ملکی طلباء چونکہ تبلیغی غرض سے پاکستان آتے ہیں اور پاکستانی مدارس کے معیار تعلیم سے متاثر ہو کر مدارس میں داخلہ کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ ایسے حضرات کے تبلیغی دورہ کیلئے ویزٹ ویزا جاری کیا جاتا ہے لیکن جب یہ مدارس میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے تعلیمی ویزا کیلئے اپلائی کرتے ہیں تو انہیں شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اکثر و بیشتر تعلیمی ویزا جاری کرنے سے انکار کر دیا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں گزارش ہے کہ ایسے حضرت کو جن کے پاس ویزٹ ویزا ہو اور وہ تعلیمی ویزا کے خواہشمند ہوں تو ان کے وزٹ ویزا کو سہل طریقے سے تعلیمی ویزا میں بدل دیا جائے۔

(2) دینی مدارس کی رجسٹریشن

دینی مدارس سیکشن 21 ترمیم شدہ سوسائٹی رجسٹریشن ایکٹ 1860ء کے تحت رجسٹرڈ کیے جاتے ہیں بعض اوقات متعلقہ حُکام بلاوجہ اہلِ مدارس کو تنگ کرتے ہیں اور سوسائٹی ایکٹ اور حکومت کے ساتھ طے شدہ واضح، سہل اور شفاف طریقہ کار کو نظر انداز کرتے ہوئے رجسٹریشن میں رکاوٹیں ڈالتے ہیں۔ امسال صوبہ پنجاب میں ہوم ڈیپارٹمنٹ نے تمام ڈپٹی کمشنرز کو ہدایت جاری کی ہے کہ وہ مدارس ومساجد کی رجسٹریشن وسالانہ تجدید کیلئے آنے والی تمام درخواستیں ہوم ڈیپارٹمنٹ کے واسطے سے C.T.D کو برائے اجراء N.O.C ارسال کریں۔ اس کے بعد متعلقہ اضلاع کے D.O صاحبان رجسٹریشن وتجدید کیلئے آنے والی تمام درخواستوں کو ہوم ڈیپارٹمنٹ بھیج دیتے ہیں، جہاں سے یہ کافی دنوں کے بعد یہ درخواستیں متعلقہ اضلاع کی اسپیشل برانچ کو بھیجی جاتی ہیں، جو کسی طے شدہ پالیسی کے بغیر مدارس سے متفرق کوائف ودستاویزات کا تقاضا کرتے ہیں، رجسٹریشن وتجدید کا یہ طریقہ کار انتہائی پیچیدہ، مشکل اور طویل ہے جس سے صوبہ بھر کے تمام اہل مدارس ومساجد کو سخت پریشانی اور مشکلات کا سامنا ہے اور ان میں شدید اضطراب کی کیفیت ہے۔

1 اس سلسلہ میں صوبائی حکومتوں کو ہدایات جاری فرمائی جائے کہ وہ رجسٹریشن کے عمل میں غیر ضروری پیچیدگیاں پیدا نہ کریں نیز ہر سال رجسٹریشن کی تجدید کی شرط ختم کی جائے۔

2 رجسٹریشن کی درخواستیں ہوم ڈیپارٹمنٹ کو نہ بھیجی جائیں یہ طریقہ کار انتہائی پیچیدہ، مشکل اور طویل ہے، جس سے شدید مشکلات کا سامنا ہو رہا ہے۔

(3) دینی مدارس کے کوائف

ہر آئے دن مقامی انتظامیہ اور مختلف ایجنسیاں کوائف طلبی کے نام سے اہل مدارس کو ہراساں کرتی ہیں، جبکہ تمام رجسٹرڈ مدارس کے ضروری کوائف ہر ضلع کے رجسٹریشن آفس میں موجود ہوتے ہیں۔ مدارس کے مطلوبہ کوائف اور معلومات رجسٹریشن آفس سے بآسانی معلوم کی جاسکتی ہیں، اس کے باوجود اہلِ مدارس کو پریشان کرنا قابلِ اصلاح ہے۔ اس لئے دینی مدارس کے کوائف کوئی ایک ادارہ سال میں ایک بار حاصل کرے اور اگر دیگر اداروں کو کوائف کی ضرورت ہو تو وہ اس ادارے سے رجوع کرے۔

(4) مدارس کے بینک اکاؤنٹس

قبل ازیں حکومت اور مدارس کے مابین یہ طے ہوا تھا کہ مدارس اپنے مالیاتی نظام کو صاف شفاف رکھنے کیلئے اپنی رقم بینکوں میں میں جمع کرائیں گے، لیکن جب اہلِ مدارس اس سلسلہ میں بینکوں سے رابطہ کرتے ہیں تو

انتظامیہ اکاؤنٹ کھولنے کیلئے لیت ولعل سے کام لیتی ہے اور ناروا شرائط عائد کرتی ہے۔اس سلسلہ میں مدارس کے نمائندگان کی اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے ساتھ ایک ملاقات ہوئی جس میں اسٹیٹ بینک نے تمام بینکوں کو ہدایت جاری کیں کہ وہ مدارس کے اکاؤنٹ کھولنے میں درپیش مسائل کو حل کریں۔لیکن تاحال اس حوالے سے مسائل حل نہ ہوئے، بینک بلا جواز نئی نئی شرطیں لگا کر معاملہ زیر التواء رکھتے ہیں۔اس سلسلہ میں تمام بینکوں کو واضح ہدایت جاری فرمائیں کہ وہ مدارس کے اکاؤنٹ کھولنے کے طریقہ کار کو انتہائی سادہ اور سہل بنائیں۔

(5) فورتھ شیڈول کا مسئلہ

مدارس و جامعات کے اساتذۂ کرام، انتظامیہ اور متعلقین کی ایک بڑی تعداد کو بلاقصور، بلاجرم غلط رپورٹنگ کی بنیاد پر فورتھ شیڈول کر دیا گیا ہے، حالانکہ ان حضرات کا نہ تو کسی کالعدم تنظیم سے تعلق ہے اور نہ ہی فرقہ وارانہ یا دہشت گردانہ سرگرمیوں سے، انہیں فورتھ شیڈول کر کے ان کے اکاؤنٹ منجمد کر دیے گئے، نیز انہیں درس و تدریس حتی کہ اپنے قائم کردہ ادارے کے انتظام وانصرام، مساجد کی امامت وخطابت تک سے روک دیا گیا ہے، ان میں سے بہت سے حضرات نے اپیلیں بھی دائر کی ہوئی ہیں لیکن ایک عرصہ گزر جانے کے باوجود کوئی شنوائی نہیں ہے۔

جناب والا! فورتھ شیڈول جیسے حقوق سلب کرنے والی دفعہ میں بلاتحقیق مقتدر علماء ومشائخ کو ڈال کر انہیں شہری حقوق سے محروم کرنا کس قدر ناانصافی ہے! واضح رہے کہ فورتھ شیڈول میں ڈالی گئی بعض شخصیات شیوخ الحدیث، مفتی، مشائخ طریقت اور نامور علماء ہیں جن کا عوامی اثر ورسوخ بھی مسلم ہے۔ فورتھ شیڈول میں ڈالے گئے بےقصور علماء ومشائخ کو فی الفور فورتھ شیڈول سے خارج کیا جائے۔

(6) حصول چرم ہائے قربانی میں حکومتی موانع

برصغیر کے مدارس کا ذریعہ آمدنی گزشتہ ڈیڑھ صدی سے مسلمانوں کی زکوٰۃ، صدقات، عطیات اور چرم ہائے قربانی ہیں، قیام پاکستان سے 2015ء تک اس سلسلے میں مدارس کے لیے کسی قسم کی حکومتی رکاوٹ نہیں ڈالی گئی، عوام خوشی سے بلا جبر واکراہ ان مدارس کی خدمت کرتے ہیں اور خدمت کو اپنی نجات کا ذریعہ سمجھتے ہیں، لیکن 2015ء سے حکومت پنجاب کی جانب سے ''بلا اجازتِ ڈپٹی کمشنر'' کھالیں جمع کرنے سے روک دیا گیا۔جس کی وجہ سے درج ذیل مسائل پیدا ہوئے:

(1)......ہر ضلع کے چھوٹے بڑے مدرسے کے ذمہ داران کو بار ہا دفتروں اور عدالتوں کے چکر کاٹنے پڑتے ہیں، ہر مرتبہ مختلف کاغذات لانے کے لیے کہا جاتا ہے۔

(2)......مطلوبہ کاغذات فراہم کر دینے کے باوجود اجازت کے لیے مختلف تاریخیں دی جاتی ہیں، اکثر

اضلاع میں آخری شب تک معاملہ لٹکایا جاتا ہے، اور ایام کار کی چھٹی ہو جانے کے بعد بتایا جاتا ہے کہ اجازت نہیں ہے یا فلاں فلاں ادارے کو اجازت ہے۔

اس مسئلے کا اصل حل یہی ہے کہ سابقہ طریقہ کار کو بحال کرتے ہوئے مدارس کو اجازت سے مستثنیٰ کیا جائے، البتہ جن مدارس کے خلاف شکایت ہو انہیں منع کیا جائے، لیکن انہیں وجہ بتا کر صفائی کا ضرور موقع دیا جائے، بغیر صفائی کے موقع دیے اور وجہ بتائے پابندی عائد کرنا انصاف کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتا۔

(7) مدارس دینیہ کو دینی اجتماعات کی اجازت دی جائے

مدارس دینیہ میں بہت پرانی روایت ہے کہ وہ دعوتی اجتماعات کرتے ہیں، جن میں کثیر تعداد میں عوامۃ الناس شریک ہوتے ہیں۔ پہلے پہل ایسے اجتماعات کرنے کیلئے کسی قسم کی اجازت کی ضرورت نہ ہوتی تھی، لیکن کچھ عرصہ سے دینی اجتماعات کیلئے اجازت لینے کو ضروری قرار دے دیا گیا ہے۔ لیکن
اس کا طریقہ کار بہت پیچیدہ اور دشوار ہے، اس سلسلہ میں تمام متعلقہ محکموں کو ہدایت کی جائے کہ وہ مدارس کو دینی اجتماعات کے انعقاد کیلئے ہر ممکن تعاون کریں اور اجازت نامہ کے حصول کو سہل تر اور تیز تر بنائیں۔

(8) علماء کرام واہم دینی شخصیات کی سیکورٹی کی فراہمی

ابھی حال ہی میں چیف جسٹس آف پاکستان کے فرمان پر پولیس نے ملک کے تمام علماء کرام اور اہم شخصیات کی سیکورٹی واپس لے لی، جبکہ چیف جسٹس صاحب کے فرمان کا مقصد یہ تھا کہ جن حضرات کے پاس اضافی یا ضروات سے زائد سیکورٹی ہو وہ واپس لی جائے اور جہاں ضرورت ہو وہاں سیکورٹی فراہم کی جائے۔ ان علماء کرام نے ابھی حال ہی میں "پیغام پاکستان" کے نام ایک مشترکہ متفقہ فتویٰ جاری کیا ہے جس میں خودکش حملوں کو ناجائز قرار دیا گیا ہے۔ اس فتویٰ کے جاری کرنے کے بعد علماء کرام کو پہلے سے زیادہ خطرات لاحق ہو گئے ہیں، جس کے لئے ضروری تھا کہ ان کی سیکورٹی میں اضافہ کر دیا جاتا مگر تاسف ان سے حاصل شدہ سیکورٹی بھی واپس لے لی گئی۔ ہماری درخواست ہے کہ علماء کرام واہم شخصیات کی سیکورٹی دوبارہ بحال کی جائے۔

(9) شمالی وزیرستان کے مدارس ومساجد کی بحالی وتعمیر نو

وطن عزیز کی سلامتی اور استحکام کے لئے فاٹا کے علاقوں میں کامیاب آپریشن اور قیام امن پر حکومت و پاک فوج مبارکباد کے مستحق ہیں۔ ان علاقوں میں بازاروں، مکانات اور اسکولز سمیت ہر چیز کی تعمیر نو اور بحالی کا عمل جاری ہے لیکن مساجد ومدارس کی تعمیر نو اور بحالی کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جارہی ہماری گزارش ہے کہ:

1 آپریشن میں جن مدارس وجامعات کو لے لیا گیا تھا اب آپریشن کے ختم ہونے کے بعد ان مدارس وجامعات کو ان کے متعلقین کو واپس کیا جائے۔

2 آپریشن کی وجہ سے جن مدارس وجامعات کو بند کر دیا گیا تھا اب ان علاقوں کی دینی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے مدارس وجامعات کو کھولنے کی اجازت دی جائے۔

3 ان علاقوں میں آپریشن کے بعد جس طرح سکول وکالج بنا کر دیئے گئے ہیں اسی طرح ان تباہ شدہ مدارس، جامعات اور مساجد کی بحالی اور تعمیر نو بھی کی جائے اور ان کے تعلیمی منصوبوں میں مدد کی جائے۔

4 معروضی حالات کو سامنے رکھتے ہوئے نئے مدارس، جامعات اور مساجد کے قیام کی اجازت دی جائے۔

5۔ پرانے مدارس وجامعات کو سکول/ کالج میں تبدیل نہ کیا جائے۔

ہم ایک مرتبہ پھر آنجناب کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ دینی حلقوں اور دینی مدارس کے مسائل ومطالبات پر ہمدردانہ غور فرمائیں گے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو وطن عزیز اسلامی جمہوریہ پاکستان کے استحکام تعمیر وترقی اور دینی واسلامی تعلیم کے فروغ کیلئے مخلصانہ جدوجہد کی توفیق عطا فرمائیں (آمین)۔

والسلام مع الاکرام

محمد حنیف جالندھری
ناظم اعلیٰ
وفاق المدارس العربیہ پاکستان

شرکاوفد

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

نمبر شمار	اسماء گرامی	عہدہ	پتہ
1	حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب	سکریٹری جنرل وفاق المدارس	مہتمم جامعہ خیر المدارس بیرون دہلی گیٹ ملتان 0300-6329700
2	حضرت مولانا قاضی عبدالرشید صاحب	ناظم وفاق صوبہ پنجاب	مہتمم دارالعلوم فاروقیہ دھمیال روڈ راولپنڈی 0300-5121713
3	حضرت مولانا امداداللہ صاحب	ناظم وفاق صوبہ سندھ	ناظم تعلیمات جامعۃ العلوم الاسلامیہ کراچی 0300-2880502
4	حضرت مولانا مفتی صلاح الدین صاحب	ناظم وفاق صوبہ بلوچستان	مہتمم جامعہ دارالعلوم چمن، قلعہ عبداللہ 0300-3871110 0333-7722222
6	حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عادل خان صاحب	رکن مجلس عاملہ وفاق	مہتمم جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی 0300-9251197
7	مولانا عبدالقدوس محمدی صاحب	انچارج میڈیا سیل وفاق	جامع مسجد محمدی، چک شہزاد ٹاؤن اسلام آباد 03009569780